112434 ـ لڑكى كو پسند كرتا ہے ليكن گھر والے لڑكى كے والد كى خراب شہرت كى بنا پر انكار كرتے ہيں

سوال

ميں اپنى پڑوسن كى لڑكى كو جنون كى حد تك پسند كرتا ہوں، ہم ايك ہى سكول پڑھتے رہے ہيں اكٹھے سكول جاتے تھے ہمارى يہ محبت پاكيزہ اور شريف محبت تھى، الحمد للہ ہم نے ايك دوسرے كے ساتھ شادى كا وعدہ كيا تھا.

اب ميں كہيں جانے والا ہوں ہم جب آخرى بار رات كو ملے تو ہم نے كتاب اللہ پر ايك دوسرے سے وعدہ كيا كہ ہم ميں سے كوئى بھى اللہ كے حكم سے كہيں اور شادى نہيں كريگا.

جناب مولانا صاحب يہ لڑكى محترم ہے اور اپنے پروردگار كے حقوق كا علم ركھتى ہے، اور شام كى كلاس ميں قرآن مجيد اور فقہ و سيرت كے اسباق كى تعليم حاصل كر رہى ہے، جناب مولانا صاحب مجھے كچھ مشكلات درپيش ہيں:

اول:

ميرے گھر والے اس سے شادى كرنے سے انكار كرتے ہيں مجھے معلوم ہے كہ وہ شادى كے بعد راضى ہو جائينگے، باقى علم تو اللہ كے پاس ہے.

دوم:

يہ لڑكى اس معاشرہ ميں مظلوم ہے اللہ انہيں ہدايت دے مولانا صاحب اس لڑكى كى والدہ كو طلاق ہو چكى ہے اب وہ اپنے باپ كے ساتھ رہتى ہے، اس كے والد نے اس كى خالہ سے شادى كر ركھى ہے، اس كى خالہ اور پھوپھى اور دادى اس لڑكى پر ظلم كرتے ہيں، اس سے گھر كا سارا كام كاج اور كھيتى باڑى بھى كرواتے ہيں، بلكہ سارے كام وہى كرتى ہے، ميں اسے اس ماحول سے نجات دلانا چاہتا ہوں.

سوم:

اس لڑكى كا والد نشہ كرتا ہے اور پرانے كام كرتا ہے والد كى شہرت كى بنا پر ميرے گھر والے اس لڑكى سے شادى كرنے كو اچھا نہيں سمجھتے، ميں اسے اس ماحول اور ظلم سے نجات دلانا چاہتا ہوں، اور پھر لڑكى بھى اپنے والد كے كاموں سے راضى نہيں، كيونكہ گناہ تو اس كے والد كا ہے، يعنى ہم كسى شخص كو دوسرے كے گناہوں كى سزا كيوں ديں.

اللہ كى قسم ميں بہت پريشان ہوں، جناب مولانا صاحب ميرى مدد و معاونت كريں، اور مجھے صحيح رائے ديں كيونكہ ميرا اس لڑكى كو چھوڑنا بہت بڑى مصيبت كا باعث ہے، اميد ہے ميرا پروردگار اسے اس ظلم سے نكالےگا، اور مشكلات كو آسان كريگا، اللہ سبحانہ و تعالى آپ كو جزائے خير عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

دین اور اخلاق والی بیوی اختیار کرنی چاہیے جو اپنے خاوند کی بھی حفاظت کرے اور اپنے گھر اور اپنی عزت کی بھی اور بچوں کی اسلامی تربیت کرنے والی ہو، اور اسلامی معاشرہ میں اسلامی گھر اور خاندان بنانے میں معاونت کرنے والی ہو.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا:

" عورت سے چار اسباب کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال کی بنا پر، اور اس کے حسب و نسب کی بنا پر، اور اس کے حسن و جمال اور خوبصورتی کی بنا پر، اور اس کے دین کی بنا پر تیرے ہاتھ خاك آلود ہوں تم دین والی کو اختیار کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4802) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466).

اس سلسلہ میں تساہل و کوتاہی سے کام نہیں لینا چاہیے اور نہ ہی اپنے جذبات و احساسات کے پیچھے بھاگنا چاہیے، اور جسے محبت کا نام دیا جاتا ہے اس کے پیچھے مت بھاگیں، کیونکہ کتنی ہی شادیاں ناکامی کا شکار ہوئی ہیں؛ اس لیے کہ وہ دین کی بنیاد پر قائم نہ تھیں.

انسان کو کسی دوسرے شخص کےافعال کی سزا نہیں دی جاتی، وہ تو اپنے اعمال کی سزا ہی بھگتےگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور کوئی بھی جان کسی دوسرے کا گناہ نہیں اٹھائیگی الاسراء (15).

لیکن انسان کے سسرال والوں کا اس سے تعلق نہیں کٹ سکتا، اسے ان کے ساتھ معاملات بھی کرنا ہوتے ہیں، اور انہیں ملنے بھی جانا ہوتا ہے، اور اس کی اولاد بھی ان سے متاثر ہو سکتی ہے، اس لیے کسی اچھے خاندان کو تلاش کرنا چاہیے جس کی شہرت بھی اچھی ہو، کیونکہ ایسا کرنے کا خاوند اور اس کے گھر والوں اور اس کی اولاد پر اچھا

اثر ہوتا ہے، اور پھر يہ خاندان برقرار رکھنے كے عوامل و اسباب ميں شامل ہوتا ہے، اور جن عوامل كى بنا پر عام طور پر خاندان بكھر جاتے ہيں اور مشكلات پيدا ہو جاتى ہيں ان سے نكلنے كا باعث بنتا ہے.

اس ليے اس رشتہ كے انكار پر ہم آپ كے گھر والوں كو ملامت نہيں كرتے، كيونكہ انہوں نے ايك نشئى آدمى كے ساتھ رشتہ دارى قائم كرنے سے انكار كيا ہے جس كى شہرت اچھى نہيں، كيونكہ يہ چيز ان كے ليے اور ان كى آنے والى نسل كے ليے خراب شہرت كا باعث بنےگى.

محبت و جذبات جيسے قضيہ كو عقل و انصاف اور وسعت نظر كے ساتھ ديكھنا چاہيے، بعض اوقات انسان يہ خيال كرتا ہے كہ وہ اس لڑكى كے بغير نہيں رہ سكتا، اور اسے چھوڑ نہيں سكتا، اور اس ميں يہ يہ صفات پائى جاتى ہيں.

ليكن اگر وہ عقلمندى سے كام لے اور غور وفكر كرے تو يہ واضح ہوگا اس كى نظر اور جذبات نے مبالغہ سے كام ليا ہے، اس ليے آپ اپنے سامنے دقيق قسم كا موازنہ ركھيں جو اس لڑكى كى نيكيوں اور برائيوں ميں مقارنہ كرے، اور اس سے مرتبط ہونے كى صفات و عيوب كو مدنظر ركھيں، اور پھر يہ سب كچھ ديكھنے اور موازنہ كرنے كے بعد كوئى فيصلہ كريں، اس ميں اپنے آپ كو دھوكہ ميں مت ركھيں، كيونكہ آپ ہى اس كے نتائج كا شكار ہونگے، اور اس كا بوجھ بھى آپ پر ہى آنا ہے.

دوم:

جب آپ كے نزديك اس لڑكى سے شادى كرنا راجح قرار پائے تو پھر آپ اپنے گھر والوں كو مطمئن اور راضى كرنے كى كوشش كر كے ان كى موافقت حاصل كرنے كى كوشش كريں كيونكہ جب والدين كسى معين لڑكى سے شادى كرنے سے منع كر ديں تو اصلا اس ميں ان كى اطاعت و فرمانبردارى كرنا ہو گى؛ كيونكہ والدين كے ساتھ حسن سلوك كرنا واجب ہے، اور كسى معين اور مخصوص لڑكى سے شادى كرنا واجب نہيں.

اس سے استثناء اسى صورت ميں ہو سكتا ہے جب انسان كو زنا ميں پڑنے كا خوف ہو، كہ اگر اس شخص كى اس عورت كے ساتھ شادى نہ ہوئى تو ظن غالب ميں وہ اس عورت كے ساتھ زنا تك جا سكتا ہے.

سوم:

گھر والوں كو چاہيے كہ جب يہ واضح ہو جائے كہ ان كا بيٹا كسى معين لڑكى سے محبت كرتا ہے، اور وہ لڑكى بھى نيك و صالح اور صحيح راہ پر قائم ہے تو وہ اس سے شادى كى مخالفت مت كريں، كيونكہ ان دونوں كى شادى ہى اس

کا بہتر علاج ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی گئی "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1847) علامہ بوصیری نے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (624) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور جب وہ اچھی نیت کے ساتھ اس لڑکی کو اس کے گھر والوں سے نجات دلانا چاہتے ہوں تو یہ بہت اچھا اور بہتر ہے خاص کر جب وہ ان سے دور کسی اور جگہ منتقل ہو جائے اور اس کی اولاد اس خراب ماحول سے متاثر نہ ہو جس میں رہ رہے ہیں، اس وجہ سے اس کے ساتھ شادی کرنا بہتر ہے.

چہارم:

یہ بات مخفی نہیں کہ آپ اس عورت کے لیے ایك اجنبی مرد کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے آپ نہ تو اس کے ساتھ خلوت کر سکتے ہیں، اور نہ ہی مصافحہ اور نہ ہی اس کے محاسن کو دیکھ سکتے ہیں، اور اسی طرح محبت کی باتیں کرنا بھی جائز نہیں، اور ٹیلی فون پر بات چیت بھی نہیں کر سکتے، اگر ماضی میں آپ ایسا کر چکے ہیں تو اس سے توبہ و استغفار کریں.

اسی طرح مخلوط تعلیم سے بھی توبہ کرنا ہوگی جو ان خرابیوں کی جڑ ہے اور ان حرام کاموں سے خالی نہیں، بلکہ اس کے لڑکے اور لڑکی پر برے اثرات پڑتے ہیں.

ہم آپ کو وصیت کرتے ہیں کہ آپ ان اہل خیر میں سے ان افراد کے ساتھ مشورہ کریں جو اس لڑکی اور اس کے گھر والوں کو جانتے ہیں، اور پھر کوئی بھی قدام اٹھانے سے قبل استخارہ ضرور کریں، کیونکہ جو شخص مشورہ اور استخارہ کر کے کوئی کام کرتا ہے وہ نہ تو نادم ہوتا ہے اور نہ ہی پریشان.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (23420) اور (84102) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ آپ کے لیے معاملہ کو آسان کرے اور آپ کی راہنمائی فرمائے، اور آپ کے معاملات کا انجام اچھا فرمائے.

واللہ اعلم .